www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

۸۔ ثُلّۃ (ث ل ۃ) کثیر تعداد کے لیے آتا ہے۔

۹۔ زُمرۃ (زم رۃ) کسی بڑی جماعت کے بکھرے ہوئے ٹولے جو نقل و حرکت کر رہے ہوں۔

۱۰۔ عِزِین (ع ز ی ن) ایک ہی نسب کے لوگ۔

۱۱۔ حِزب (ح ز ب) لشکر' سیاسی پارٹی۔

۱۲۔ معشر (م ع ش ر) کسی مخصوص مقصد کی حامل جماعت کے کل افراد۔

۱۳۔ ثقلان (ث ق ل ان) دو بڑی مخلوقات یعنی جن اور انسان۔

۱۴۔ اُمّۃ (ا م ۃ) ایک امام کے متبع ہم عقیدہ لوگ۔

فاضل مصنف نے مترادف الفاظ کے معانی و مفاہیم کا یہ نازک فرق قرآن مجید اور عربی کی مستند لغات کے حوالوں سے واضح کیا ہے اور اردو الفاظ کے ۳۷۷ عنوانات قائم کر کے ان کے تحت ۳۱۰۰ مترادف الفاظ کی تشریح و توضیح کی ہے۔ اس طرح یہ فہرست کتاب کے تقریباً ۹۰۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

کتاب میں نہایت مفید پانچ ضمیموں کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے:

ضمیمہ نمبر ۱: اس میں قرآن مجید میں مذکور تمام اسمائے معرفہ جمع کر کے ان کے متعلق جامع معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ اس طرح نبیوں' فرشتوں' آسمانی کتابوں' ملکوں' شہروں' وادیوں اور اہل خیر اور اہل شر افراد کے حالات ایک جگہ آ گئے ہیں۔

ضمیمہ نمبر ۲: قرآن میں مذکور جملہ اسمائے نکرہ کے متعلق معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔

ضمیمہ نمبر ۳: اس میں قرآن مجید کے ان تمام الفاظ کی فہرست تیار کی گئی ہے جن کے اضداد بھی کتاب الٰہی میں مذکور ہیں۔

ضمیمہ نمبر ۴: اس میں ایسے تمام افعال کی فہرست درج ہے کہ اگر ان کے ''ع'' کلمے کے اعراب میں تبدیلی آ جائے تو ان کے معانی بھی بدل جاتے ہیں مثلاً ''بَصَرَ یَبْصُر'' کے معنی ہیں ''آنکھوں سے دیکھنا'' جب کہ ''بصر یبصر'' کے معنی ہوں گے ''سوچنا سمجھنا۔''

ضمیمہ نمبر ۵۔ اس میں متفرقات کے تحت چند جامع اسماء' غلط العام' چند مشتبہ الفاظ اور لغوی اور شرعی معنوں میں فرق کے موضوعات پر نہایت مفید علمی مواد جمع کر دیا گیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب نے اپنی جامعیت کی بنا پر قرآن مجید کی ایک مکمل اور مستند لغت کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ قرآنی علوم کے وہ شائقین جو کتاب اللہ کی بے مثل فصاحت و بلاغت اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عورت کو کہتے ہیں جس کے پستان اُٹھ آئے ہوں۔ (ج کواعب) بمعنی نوجوان عورتیں (مف منجد) ارشاد باری ہے:

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا۔ (۷۸/۳۳) — بیشک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے (یعنی) باغ، اور انگور اور نوجوان ہم عمر عورتیں۔

۲۔ حَدَب: حَدَبَ الرَّجُل بمعنی آدمی کا کبڑا ہونا اور حدب بمعنی کبڑاپن اور مجازاً اس بلند اور سخت زمین کو بھی کہتے ہیں جو اس شکل کی ہو۔ ٹیلہ جو پھیلاؤ میں زیادہ اور بلندی میں کم ہو اور یہ ابھار یا ڈھلان کبڑاپن کی طرح ہو۔ (محدّب ضد مجوّف) ایسے شیشے جو دور و نزدیک کی نظر کی کمزوری کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور محدّب شیشہ کو عدسہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ شیشہ مسور کے دانے کی طرح دونوں طرف اُبھرا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ (۲۱/۹۶) — یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے آ رہے ہوں۔

۳۔ اَمْت: (ضد عوج) (بمعنی پستی) اور عوج اور امت بمعنی نشیب و فراز اور اَمْت بمعنی چھوٹا ٹیلہ۔ ربّہ بلند مقام (منجد) یعنی ایسی بلندی اور پھیلاؤ جس میں کوئی ترتیب نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا (۲۰/۱۰۷) — جس میں نہ تم کجی (پستی) دیکھو گے نہ ٹیلا (اور بلندی)

۴۔ نجد، کعب نما بلند اور بڑا ٹیلہ۔ اور بمعنی چھوٹا پہاڑ اور بمعنی گھاٹی اور اس پر چڑھنے اور اترنے کا راستہ۔ نیز بمعنی عورت کے پستان (منجد م ق) اور نَجْدَيْن کا لفظ محاورتاً عورت کے دو پستانوں، صدق و کذب اور حسن و قبح کے تقابل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے (مف) ارشاد باری ہے:

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ۔ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (۹۰/۱۰) — اور انسان کو (خیر و شر) کے دونوں راستے بھی دکھا دیے مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا۔

اس میں نجدین سے بعض مفسّرین دونوں پستان مراد لیتے ہیں جن کی طرف بچہ پیدا ہوتے فطری طور پر لپکتا اور پرورش پاتا ہے۔

۵۔ سَمْك: سمك بمعنی بلند کرنا۔ موٹا اور دبیز کرنا اور سمك بمعنی چھت یا چھت کی موٹائی۔ نیز ہر اونچی اور موٹی چیز کا قد و قامت (منجد) اور سَنَامٌ سَامِكٌ بمعنی اونٹ کی اونچی کہان۔ (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا (۷۹/۲۸) — کیا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا۔ اللہ نے آسمان کو بنایا۔ پھر اونچا کیا اس کا اُبھار، پھر اسے برابر کیا (عثمانیؒ)

ماحصل: اُبھار کا اگر پھیلاؤ اور بلندی تقریباً برابر ہوں تو یہ کعب اور نجد ہے۔ صرف کیت کا فرق ہے۔ اگر پھیلاؤ زیادہ اور بلندی کم ہو تو یہ حَدَب ہے اور اگر پھیلاؤ کم اور اونچائی زیادہ ہو تو یہ سَمْك ہے اور اگر بلندی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ۔ (۶/۳۱) — ہوئے ہوں گے۔ دیکھو جو بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ بہت بُرا ہے۔

۲۔ ظاہری بدصورتی کے لیے:

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (۶۷/۲۷) — سو جب وُہ دیکھ لیں گے کہ وُہ (وعدہ) قریب آگیا تو کافروں کے منہ بُرے ہو جائیں گے۔

اور سَاءَ سے فعل متعدی اَسَاءَ کے معنی خراب کرنا اور بگاڑنا، بُرا بنا دینا کے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ (۱۷/۷) — پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو (ہم نے پھر اپنے بندے بھیجے) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں۔

اور سَوْء (مص) بمعنی بُرا ہُری۔ بُرائی جو کسی چیز کے اندر ہو۔ اِمْرَأُسَوْءٍ بمعنی بدکار آدمی۔ اور سُوْٓءٌ (صفت) بمعنی عیب بُرا کام اور بُرائی کے معنوں میں آتے ہیں۔ اور مُسِیْٓءٌ بمعنی بُرے کام کرنیوالا بدکار۔ بدکردار۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ (۴۰/۵۸) — اور نہ وُہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور بدکار (برابر ہو سکتے ہیں)۔

۴۔ قَبُحَ: بمعنی قول یا فعل یا شکل کا بُرا ہونا اور قبیح بمعنی بُرا۔ بدنما (منجد) یہ لفظ عموماً ظاہری حالت کی بُرائی کے لیے آتا ہے اور قَبِيْح بمعنی بدحال (مف) بمعنی بدصورت یا بدنما ہونا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ۔ (۲۸/۴۲) — اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وُہ بدحالوں میں سے ہونگے۔

ماحصل: (۱) بِئْسَ: کلمہ ذم ہے اور اس کی ضد نِعْمَ ہے۔

(۲) شَرّ: ہر وُہ چیز جس سے انسان کراہت کرے۔

(۳) سَاءَ: ظاہری اور معنوی بدصورتی کے لیے آتا ہے اور اس کی ضد حُسْن ہے۔

(۴) قَبُحَ: بدحالی یا بدصورت ہونا۔ قول، فعل اور شکل کی بُرائی کے لیے آتا ہے۔ عموماً ظاہری طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۳۴۔۔۔ بُرا بھلا کہنا

کے لیے ذَمّ، عَتَبَ، لَامَ (لوم) سَبَّ اور ثَرَّبَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ذَمّ (ضد مَدَحَ) بمعنی بُرائی کرنا۔ عیب گیری کرنا۔ اَذَمَّ بمعنی حقیر جاننا اور تَذَمَّمَ بمعنی کسی سے خود بچنا اور اسے اپنے لیے ننگ و عار سمجھنا (منجد) اور ذمام بمعنی عزت اور ذَمَّمَهٗ یعنی اس نے اس کی خوب بے عزتی کی۔ (م۔ق) گویا ذَمّ کا لفظ ایسے کام پر عیب گیری یا بعزتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شر کے لیے یا خیر سے واپس پھرنے کے لیے اِنقلبَ علیٰ عَقِبِہٖ اور علیٰ وَجْھِہٖ دونوں محاورے استعمال ہوئے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (۳/۱۴۴) — اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر جائیں یا مارے جائیں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ گے؟)

(۲) وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ (۲۲/۱۱) — اور اگر اسے کوئی آفت پڑے تو منہ کے بل لوٹ جائے۔

۵۔ نَكَصَ علیٰ عَقِبِہٖ: نکص۔ بمعنی ہٹنا۔ اور نکص عن الامر بمعنی کسی کام سے باز رہنا۔ رک جانا۔ اور نَكَصَ علیٰ عَقِبِہٖ الٹے پاؤں پھرنا۔ پہلے کام سے ہٹ جانا (منجد) اور اس کا استعمال صرف نیک کاموں سے پھرنے کے لیے ہوتا ہے۔ (م۔ل) گویا یہ لفظ انقلاب سے اخص ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ (۲۳/۶۶) — میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔

۶۔ اِنْصَرَفَ: صَرَفَ کا لفظ نَكَبَ (ٹیڑھا ہونا) سے اعم ہے۔ نَكَبَ پوری تبدیلی کے لیے آتا ہے۔ بمعنی الٹ دینا پلٹ دینا۔ پھیر دینا۔ جبکہ صَرَفَ رُخ تبدیل کرنے اور پوری تبدیلی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ بمعنی ہواؤں کا رُخ بدلنا ہے۔ خواہ یہ تبدیلی بالکل تھوڑی سی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا (۹/۱۲۷) — اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں (اور پوچھتے ہیں کہ) بھلا تمہیں کوئی دیکھتا ہے؟ پھر پھر جاتے ہیں۔

۷۔ وَلّٰى اور تَوَلّٰى: اَلشَّیْءَ یا عَنِ الشَّیْءِ بمعنی اعراض کرنا۔ منہ پھیرنا۔ الٹا پھرنا۔ دُور ہونا (منجد) اور وَلَّى الدُّبُرَ۔ پیٹھ دے کر پھر جانا۔ یا بھاگ جانا کے معنی میں آتا ہے۔

مثلاً: (۱) فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا (۲۷/۱۰) — پھر جب (موسیٰؑ نے عصا دیکھا تو وُہ (اس طرح) ہل رہا تھا گویا سانپ ہے، تو پیٹھ دے کر بھاگے۔

(۲) فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ (۷/۷۹) — پھر صالحؑ ان سے ناامید ہو کر) پھرے اور کہا کہ میری قوم! میں نے خدا کا پیغام تم کو پہنچا دیا۔

۸۔ اِرْتَدَّ: رَدّ کے معنی کسی چیز کو قبول نہ کرنا اور واپس موڑ دینا (م۔ق) اور مردود وہ چیز ہے جو ناقابلِ قبول ہونے کی وجہ سے واپس لوٹا دی جائے۔ اور ارتد بمعنی کسی چیز سے ناپسندیدگی کی بنا پر پھرنا۔ واپس ہونا۔ اور اِرْتَدَّ عَنْ دِيْنِهٖ دین سے پھر جانا یا مرتد ہونا ہے۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (۶۹/۴۴) — اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی جھوٹی بات بنا لاتے تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر ان کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے۔

ماحصل: (۱) کَذَبَ: خلافِ واقعہ بات یا جھوٹ بولنا۔ (۲) اَفَكَ: کسی پر بہتان تراشنا۔ (۳) تَقَوَّلَ: جھوٹ بنانا اور دوسرے کے نام لگا دینا۔

۲۸ — جھٹلانا

کے لیے کَذَّبَ[۱] اور اَبْطَلَ[۲] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ کَذَّبَ: بمعنی کسی کو جھوٹا قرار دینا۔ معروف لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ (۳/۱۸۴) — پھر اگر ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا ہے تو آپ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے جا چکے ہیں۔

۲۔ اَبْطَلَ: باطل بمعنی ناحق اور ناپائیدار (ضد حق) تو جس طرح حق کا ایک معنی سچ ہے اسی طرح باطل کا ایک معنی جھوٹ بھی ہے۔ اور اَبْطَلَ حالات و واقعات کے ساتھ کسی چیز کو جھٹلانا یا جھوٹ ثابت کر دینا۔ ارشادِ باری ہے:

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ (۸/۸) — تاکہ (اللہ تعالیٰ) سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کر دے۔ اگرچہ مجرم (مشرک) ناخوش ہی ہوں۔

ماحصل: کَذَّبَ: محض کسی کی بات کو جھٹلا دینے کے لیے اور ابطل کسی بات یا کام کو دلائل، تجربات اور مشاہدات سے جھوٹا ثابت کرنے کے لیے آتا ہے۔

جینا کے لیے دیکھیے ——— "زندہ رہنا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَارًا (۲۰/۱۰) ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا (۴/۶) اگر تم ان میں عقل کی پختگی دیکھو۔

۵۔ زَارَ: زَارَهٗ بمعنی کسی کی ملاقات کرنے کے لیے جانا (منجد) اور بمعنی کسی چیز کو دیکھنے اور اُسے ملنے کے لیے آنا۔ زیارت کرنا (م ق) اور زَوْرٌ بمعنی سینہ کا بالائی حصّہ۔ اور زُرْتُ فُلَانًا بمعنی میں نے اپنا سینہ اس کے سامنے کیا یا اس کے سینہ کا قصد کیا (یعنی ملاقات کی (مف) قرآن میں ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (۱۰۲/۱-۲) تمہیں کثرتِ (مال) کی ہوس نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔

ماحصل: (۱) رَاٰی: کسی بات پر غور کرنے کیلیے (۲) نَظَرَ: کا استعمال عموماً نظر ڈالنے کے لیے۔ (۳) بَصُرَ: دیدۂ دل سے دیکھنے کے لیے۔ (۴) اٰنَسَ: دیکھنا بمعنی معلوم کرنا۔ پانا۔ اور (۵) زَارَ: کسی چیز کے دیکھنے کو جانے یا زیارت کرنے کے لیے آتا ہے۔

۲۱ ـــــ دیکھنا (کیفیتِ نظر)

کیفیتِ نظر کے لیے شَخَصَ[۱]، لَمَحَ[۲]، هَطَعَ[۳]، عَشَا[۴]، اَغْمَضَ[۵]، زَاغَ[۶] اور بَرِقَ[۷] کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ شَخَصَ: بمعنی آنکھوں کا پتھرا جانا۔ آنکھوں کا بے نور ہونا اور پلک نہ جھپکنا (فل ۱۰۳) قرآن میں ہے:

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (۲۱/۹۷) اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آجائے تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔

۲۔ لَمَحَ: نگاہ کی لپک۔ جلدی سے کسی چیز کی طرف نظر ڈالنا۔ آنکھ کا جھپکنا (فل ۱۰۲)

وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ (۱۶/۷۷) اور قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی جلد تر۔

۳۔ هَطَعَ: ٹکٹکی باندھے سامنے دیکھتے اور دوڑتے جانا۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ (۱۴/۴۳) لوگ سر اٹھاتے (قیامت کے میدان کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے۔ اُن کی نگاہیں ان کی طرف ٹوٹ نہ سکیں گی۔

۴۔ عَشَا (عشو) اس کے بنیادی معنی اندھیرے کی وجہ سے چیزوں کو واضح نظر نہ آنا۔ (م۔ ل) اور کبھی یہ لفظ محض اندھیرے کے وقت کے لیے آجاتا ہے۔ اَلْعِشَاءُ بمعنی شام کے بعد کا وقت۔ رات کی نگاہ کا کمزور ہونا۔ رات کا کھانا۔ اور عَشِيَ يَعْشٰى عَشًى وَعَشَاوَةً۔ بمعنی رات کو نظر نہ آنا۔ رتوندا ہونا۔ شب کوری (منجد) اور عَشْوَةٌ بمعنی وہ شعلہ جو رات کے وقت دُور سے دکھائی دے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی معاملہ میں گہرائی تک سوچنا (منجد) اور مَعِیْن ایسے پانی کو کہتے ہیں جو خوش ذائقہ، میٹھا اور صاف شفاف ہو۔ قرآن میں ہے:

اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ (۶۷/۳۰)	بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی سطح زمین میں گہرائی تک چلا جائے تو تمہارے لیے شیریں پانی کا چشمہ کون بہائیگا

مگر درج ذیل آیت میں کاس (بھرا ہوا جام) کا لفظ معین کے معنی کو خوشگوار شراب کے معنی میں بدل دیتا ہے۔ ایسی شراب جو خمر کی مضرت سے پاک ہو۔ کیونکہ کاس کا لفظ عموماً شراب کے بھرے ہوئے جام کے لیے آتا ہے اور شراب کے لیے بھی۔ ارشادِ باری ہے:

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ۔ (۵۶/۱۸)	سدا نوجوان رہنے والے خدمتگار آبخورے، آفتابے اور صاف شراب کے پیالے لے لے کر ان کے آس پاس پھرتے ہوں گے۔

۳۔ رَحِیْقٍ، بمعنی خالص، شفاف اور خوشبودار شراب (فل ۵۶) اور جس میں تلچھٹ یا ذرات مطلق نہ ہوں (فل ۲۵۰) ارشادِ باری ہے:

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْکٌ (۸۳/۲۵)	انھیں خالص اور شفاف سربمہر شراب پینے کو دی جائے گی جس کی مہر کستوری کی ہوگی۔

ماحصل: (۱) خَمْر، عام شراب جو عقل و حواس کھو دیتی ہے۔ اور ہر قسم کی شراب کے لیے عام لفظ ہے۔
(۲) مَعِیْن، خوشذائقہ اور خوشگوار شراب جو مضرت سے پاک اور جنت میں ملے گی۔
(۳) رَحِیْق، اعلیٰ تر قسم کی خوشبودار شراب جو مضرت سے پاک اور جنت میں ملے گی۔

۵ ـــــ شرمانا

کے لیے اِسْتَحْیَاء (حی) اور اِسْتَنْکَفَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اِسْتِحْیَاء: حَیِیَ یَحْیٰی حَیٰوۃً بمعنی زندہ ہونا۔ اور حی یحی حیاء بمعنی شرمندہ ہونا اور شرمانا ہے۔ ان دونوں سے باب استفعال استحیاء آتا ہے جو "کسی کو زندہ چھوڑنے اور کسی سے شرم محسوس کرنے" دونوں معنوں میں قرآن میں استعمال ہوا ہے۔ پھر اِسْتِحْیَاء بمعنی شرم یا جھجک محسوس کرنا۔ مادی اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مادی استعمال کی مثال یہ ہے:

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ (۲۸/۲۵)	پھر ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی۔

اور معنوی استعمال کی مثال یہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا (۲/۲۶)	اللہ تعالیٰ اس بات میں جھجک محسوس نہیں کرتا کہ وہ ایک مچھر یا اس سے بھی کمتر مخلوق کی مثال بیان کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا (۵/۳۸) جو انہوں نے کمایا۔

۳۔ اِكْتَسَبَ : اور اَكْتَسَبَ وہ کام ہے جو انسان صرف اپنے مفاد کو ملحوظ رکھ کر کرے (مف) ارشادِ باری ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَ — مردوں کو ان کاموں کا ثواب ملے گا جو انہوں نے کیے
لِلنِّسَاۤءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ (۴/۳۲) — اور عورتوں کو ان کا جو انہوں نے کیے۔

۴۔ اقترف: قَرَفَ بمعنی زخم کا چھلکا اتارنا۔ اور اِقْتَرَفَ بمعنی مذموم کام کرنا۔ ناجائز طریقے سے کمائی کرنا۔ محاورہ ہے اَلْاِعْتِرَافُ يُزِيْلُ الْاِقْتِرَافَ یعنی اعترافِ (جرم) جرم کو زائل کر دیتا ہے (مف) گویا اقتراف گناہ اور جرم کے کاموں کے لیے مستعمل ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ — وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا
بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ (۶/۱۲۱) — پائیں گے

ماحصل: (۱) عَمِلَ: کام کرنا عام ہے۔ کمائی کرنا کے معنوں میں بھی آتا ہے۔

(۲) کسب: جلب منفعت کے لیے کوئی کام کرنا۔ اپنے لیے ہو یا دوسرے کے لیے۔

(۳) اکتسب: اپنے نفع اور فائدہ کے لیے کوئی کام کرنا۔

(۴) اقترف: ناجائز کام کرنا۔ ناجائز طریقوں سے کمائی کرنا۔

۲۱ ـــــ کمرہ

کے لیے حُجْرَة[۱] اور غُرْفَة[۲] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حُجْرَة: بمعنی کمرہ۔ قبر (منجد) (ج حجرات) اور بمعنی خانۂ خورد (م۔ ل) گویا حجرۃ وہ معمولی سا کمرہ ہے جس سے پورے گھر کا کام لیا جاتا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ — جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں۔
الْحُجُرَاتِ (۴۹/۴)

۲۔ غُرْفَة: بمعنی بالاخانہ (منجد) اور غُرَف۔ اور غُرُفَات بمعنی جنت کے منازل اور درجات (مف) گویا غرفہ سے اعلیٰ تعمیر شدہ اور بلند کمرہ مراد ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا — ان صفات کے لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے
(۲۵/۷۵) — اونچے اونچے محل دیے جائیں گے (جالندھری)

۲۲ ـــــ کمزور

کے لیے ضَعِيْف[۱]، وَاهِيَة[۲]، اَوْهَن[۳] اور اَذِلَّة کے الفاظ قرآن کریم میں ہے۔

۱۔ ضَعِيْف: (ضد قوی) طاقت اور قوت میں کمتر۔ کمزور معروف لفظ ہے۔ اور ضَعُفَ اضُعْف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ذَلُولٌ بمعنی کسی چیز کا طوعًا اپنی سرکشی چھوڑ کر مطیع و منقاد ہو جانا (مف۔فق ل ۲۰۸)۔ ارشادِ باری ہے:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا۔ (۶۷/۱۵) — وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے پست اور نرم بنا دیا۔

دوسرے مقام پر ہے:

اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ (۲/۷۱) — وہ بیل کام میں لگایا ہوا نہ ہو۔ نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو۔

ماحصل: سخر کا لفظ کسی چیز کے فقط اضطراری پہلو کو نمایاں کرتا ہے جبکہ ذلول کا لفظ انسان کا اپنی محنت سے کسی چیز کو تابع فرمان بنانے اور اس چیز کے تابع فرمان ہونے کے پہلو کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۶ ــــــــ مسلّط کرنا

کے لیے سَلَّطَ اور قَیَّضَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ سَلَّطَ: سَلِطَ بمعنی زبان دراز ہونا۔ اور سَلَّطَ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) قدرت (۲) قہر (م۔ق) یعنی غلبہ اور اس کے ساتھ ہی دباؤ بھی ہو۔ اور سلطن بمعنی بادشاہ۔ اقتدار اور کھلی دلیل (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ (۵۹/۶) — لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہتا ہے، مسلط کر دیتا ہے۔

۲۔ قَیَّضَ: قیض انڈے کے چھلکے کو کہتے ہیں۔ اور قَیَّضَ بمعنی کسی چیز پر اس طرح غالب اور مستولی ہونا جیسے انڈے کے مواد پر اس کا چھلکا ہوتا ہے (مف) غالب ہو کر کسی کو بے بس کر دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا (۴۳/۳۶) — اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں۔

ماحصل: قَیَّضَ میں سَلَّطَ کی نسبت دباؤ کا پہلو زیادہ ہمہ گیر ہوتا ہے۔

مسلط ہونا ــــ دیکھیے "قابو پانا"

۲۷ ــــــــ مشغول ہونا

کے لیے شَغَلَ، خَاضَ، اَفَاضَ اور سَبَّحَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ شَغَلَ: ایسی مصروفیت جس کی وجہ سے انسان دوسرے کاموں کی طرف توجہ نہ دے سکے (مف) (ضد فَرَغَ م۔ل) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰-۱۱- حضرت اسحاق، حضرت اسماعیلؑ بیسویں پشت کے حقیقی بھائی۔ اور ان کے بیٹے یعقوب اور اُن کے بیٹے یوسف ہیں۔

۱۲-۱۳-۱۴- حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ، یعقوبؑ (اکیسویں پشت) سے چوتھی پشت پر ہیں۔ سلسلہ نسب یوں ہے: موسیٰ اور ہارون بن عمران بن قاہاث بن لاوی بن یعقوبؑ۔ اور شعیبؑ بھی چوتھی پشت پر ہیں سلسلہ نسب یہ ہے: شعیبؑ بن میکیل بن یشجر بن لاوی بن یعقوبؑ۔ گویا یہ تینوں انبیاء کرام آدمؑ سے ۲۵ پشت پر بنتے ہیں۔

۱۵-۱۶-۱۷- حضرت داؤد علیہ السلام حضرت یعقوبؑ سے (پشت ۲۱) سے گیارھویں پشت پر آتے ہیں داؤد۔ یسّی۔ عُوبَید۔ بوعز۔ سلمون، نحسون۔ عمیداب۔ آدام۔ حصردم۔ پھارس۔ یہودا۔ یعقوب) آپ کا زمانہ ۱۰۱۵ ق م تا ۹۴۵ ق م ہے۔ عمر، سال۔ ۴۰ سال کی عمر میں یعنی ۹۷۵ ق م میں جالوت کو شکست دی پھر ۳۰ سال حکومت کی حضرت لقمان حضرت داؤدؑ کی مجلس میں بہت عرصہ رہے۔ وُہ نبی تھے یا نہیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت داؤدؑ کی وفات کے بعد حضرت سلیمانؑ نبی بھی ہوئے اور بادشاہ بھی۔

۱۸- ایوبؑ دونوں اطراف سے حضرت اسحاق کی (پشت ۲۱) کی اولاد ہیں۔ چوتھی پشت پر جا کر ان سے مل جاتے ہیں۔ شجرہ نسب یوں ہے۔ ایوب بن ساری بن احوال بن عیص بن اسحاقؑ۔ آپ نے رحمہ بنت فراہیم بن یوسفؑ بن اسحاق سے نکاح کیا۔ گویا آپ کی حضرت آدمؑ سے ۲۴ ویں پشت بنتی ہے جبکہ حضرت شعیب، موسیٰؑ اور ہارونؑ سب ۲۵ ویں پشت پر آتے ہیں۔

۱۹-۲۰- الیسعؑ چوتھی پشت پر حضرت یوسفؑ (پشت ۲۲) سے جا ملتے ہیں شجرہ نسب یوں ہے۔ الیسع بن عدی بن شوتم بن فراہیم بن یوسف۔ گویا آپ آدم سے ۲۶ پشت پر آتے ہیں۔

۲۱- حضرت ایوبؑ کے بیٹے بشیر نبی تھے اور ذوی الکفل کے نام سے مشہور ہوئے۔ گویا آپ ۲۵ ویں پشت پر آتے ہیں۔ آپ الیسع (پشت ۲۶) کے خلیفہ تھے۔

۲۲- الیاسؑ، انہی کا نام الیاسین بھی قرآن کریم میں مذکور ہے۔ آپ موسیٰؑ کے بھائی ہارونؑ (پشت ۲۵) کے پوتے تھے۔ گویا آپ آدمؑ سے پشت ۲۷ پر آتے ہیں۔ شجرہ نسب یہ ہے۔ الیاس (الیاسین) بن عیزار بن ہارونؑ۔ آپ بعلبک کی طرف بھیجے گئے تھے۔ اور یہ لوگ بعل پرستی میں مبتلا تھے۔

۲۳- عزیرؑ۔ آپ بھی ہارونؑ کی اولاد سے ہیں۔ بخت نصر نے ۶۰۰ ق م میں بابل پر حملہ کر کے اسے فتح کیا اور یہودیوں کو اسیر بنایا۔ آپ بچپن میں قید ہو گئے۔ رہائی کے بعد یہودیوں کو متحد کر کے ۴۰ سال کی عمر میں بابل کو آزاد کرایا۔ اور تورات جو یہود سے ضائع ہو گئی تھی اسے از سر نو مرتب کیا۔ عراق میں سائر آباد میں دفن ہوئے۔

۲۴- یونسؑ، آپ بھی بنو اسرائیل سے تھے۔ باپ کا نام متّٰی ہے۔ شجرہ نسب کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ کا زمانہ نبوت حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً ۹۰۰ سال قبل ہے۔

۲۵-۲۶-۲۷- حضرت زکریاؑ، حضرت مریم بنت عمران کے خود کفیل تھے۔ حضرت عیسیٰ حضرت مریم کے بیٹے تھے اور حضرت یحییٰؑ حضرت عیسیٰؑ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ لہٰذا ان انبیاءؑ کے زمانہ کا تاریخی تعین چنداں مشکل نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَغِيثُوْنَ	(غوث-غيث)	يَصْلَوْنَ	(صلى)	يَمْتَرُوْنَ	(مرى)	يُؤَدِّهِ	(ادى)
يَسْطُوْنَ	(سطو)	يَصِلُوْنَ	(وصل)	يَنْئَوْنَ	(نأى)	يُوَفَّ	(وفى)
يَسْرِ	(سرى)	يَضَعْنَ	(وضع)	يُنْفَوْا	(نفى)	يُهَيِّئُ	(هيأ)
يُسِيغُهُ	(سوغ)	يَغْتَبْ	(غيب)	يُؤْتَ	(اتى)		
يَشْفِ	(شفى)	يَلِتْكُمْ	(الت)				

www.KitaboSunnat.com

۸۔ حروف کا فعل کے زمانہ پر اثر

۱۔ قد: حرفِ تحقیق ہے۔ فعل ماضی پر داخل ہو کر اسے ماضی قریب میں بدل دیتا ہے۔ اور خود یقیناً یا بیشک کا معنی دیتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا (۵۸/۱) — بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو اپنے خاوند (کے بارے) میں جھگڑا کر رہی تھی۔

اور مضارع پر داخل ہو تو فعل میں تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ یعنی کبھی تو وہ فعل واقع ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ جیسے فرمایا:

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا (۲۴/۶۳) — اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں۔

یعنی اگر کوئی کھسکتا ہے تو اللہ کو یقیناً اس کا علم ہوتا ہے۔

۲۔ کَانَ: فعل تام کے طور پر بھی آتا ہے اور ناقص کے طور پر بھی۔ ناقص کی صورت میں اگر دوسرے فعل ماضی پر داخل ہو تو اسے ماضی بعید بنا دیتا ہے۔ جیسے کَانَ ذَهَبَ وہ گیا تھا۔ اور اگر مضارع پر داخل ہو تو اسے ماضی استمراری میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے:

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (۲/۵۹) — سو ہم نے ان ظالموں پر عذاب نازل کیا کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

۳۔ لَمْ: مضارع پر داخل ہو کر اسے ماضی منفی میں بدل دیتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا (۴۹/۱۴) — دیہاتیوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے (ان سے) کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔

لَمْ کے بعد مَا کا اضافہ کرنے سے "ابھی تک نہیں" کا معنی دیتا ہے۔ آیت کا اگلا حصہ یوں ہے:

وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (۴۹/۱۴) — بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں۔ اور ایمان تو ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

لَمْ کی طرح لَمَّا بھی مضارع پر داخل ہو کر اسے ماضی منفی بنا دیتا ہے اور اس کے معنی میں استغراق ہوتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ